سُستی اچھی نہیں!

تحریر: معظم جاوید بخاری

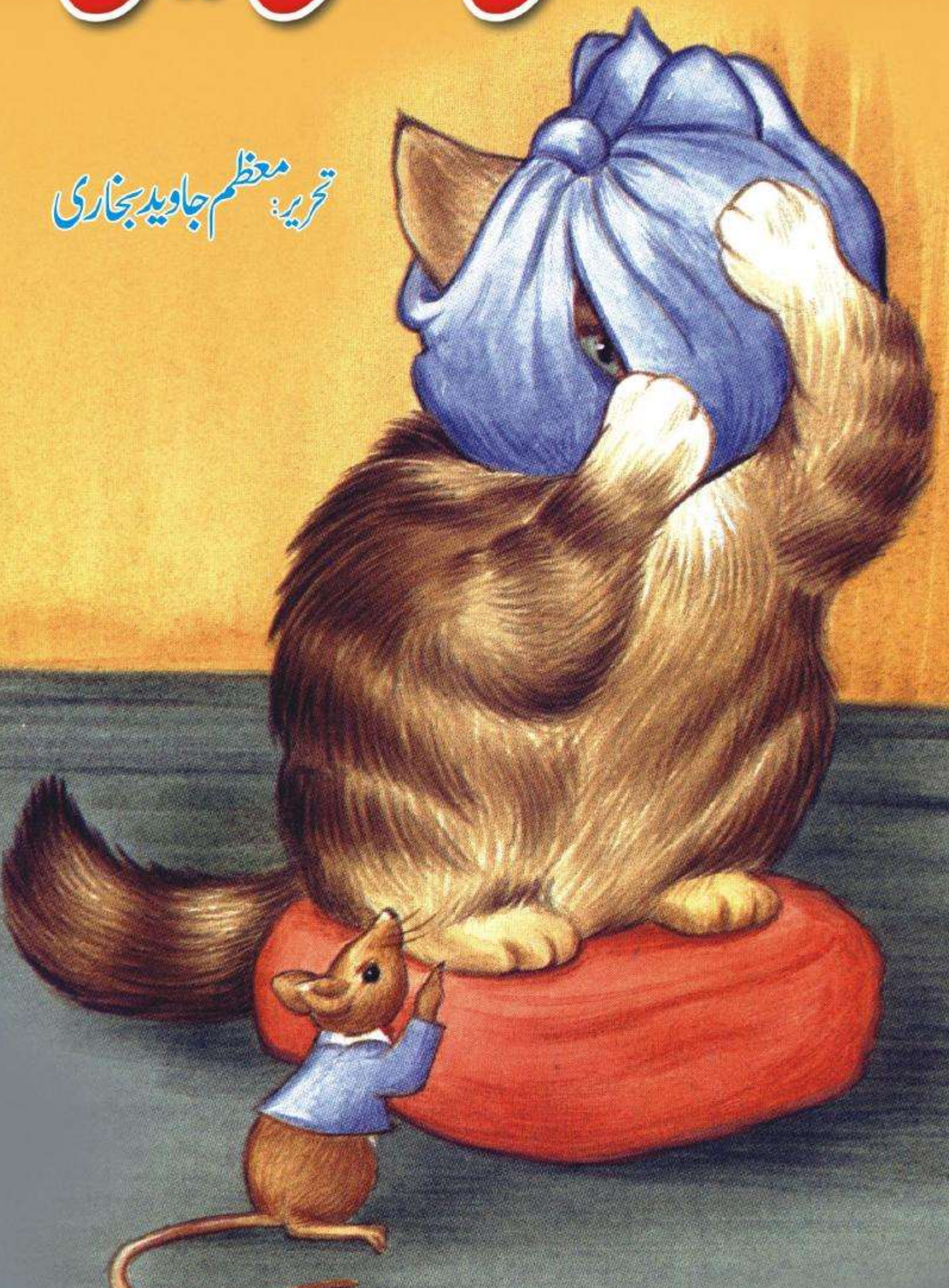

تحریر: معظم جاوید بخاری

سُستی اچھی نہیں!

یہ کہانی ایک پیاری سی بلی کی ہے جس کی بڑی بڑی گول اور سبز آنکھیں تھیں۔ وہ ہر وقت گلے میں گلابی رنگ کا ربن باندھے رکھتی تھی جس کے درمیان میں چھوٹی سی گھنٹی تھی جو اس کے چلنے پھرنے پر آواز پیدا کرتی تھی۔ اس بلی کا نام کیٹی تھا۔ وہ گھر کے بچوں کی ہردلعزیز اور آنکھوں کا تارا تھی۔ زیادہ چونچلوں کی وجہ سے وہ کافی نخریلی ہو چکی تھی اور ہر کام میں لاپروائی اور سستی سے کام لیا کرتی چونکہ اس کی سستی اور لاپروائی سے گھر میں کوئی کام خراب نہیں ہوتا تھا' لہٰذا کسی نے پرواہ نہ کی۔ ایک دن کہیں سے ایک چوہا گھر میں آن گھسا۔ وہ بڑا جوشیلا اور شرارتی چوہا تھا۔ اسے بلی سے بچنے اور اسے جل دینے کے سب طریقے آتے تھے چوہے کی آمد کا جب گھر کے مکینوں کو معلوم ہوا تو ان میں کھلبلی سی مچ گئی۔ ہر کوئی اس کی تلاش میں سرگرداں دکھائی دیا جبکہ کیٹی ان سب سے بے پرواہ ہو کر اپنے نرم و ملائم بستر پر اطمینان سے لیٹی رہتی۔ اسے چوہے سے کوئی غرض نہیں تھی کیونکہ کھانے پینے کیلئے اسے دودھ' گوشت اور مزے مزے کی چیزیں مل جاتی تھیں۔ چوہے نے کیٹی کی لاپروائی دیکھ کر بلا دھڑک کارروائی شروع کردی۔ کبھی وہ کھانے پینے کے برتنوں میں بیٹھا پیٹ پوجا کرتا تو کبھی موقعہ پا کر فریج میں گھس جاتا۔ جب وہ زیادہ مستی میں ہوتا تو گھر کے کپڑے' بجلی کی تاریں اور کتابیں تک خراب کر دیا کرتا۔

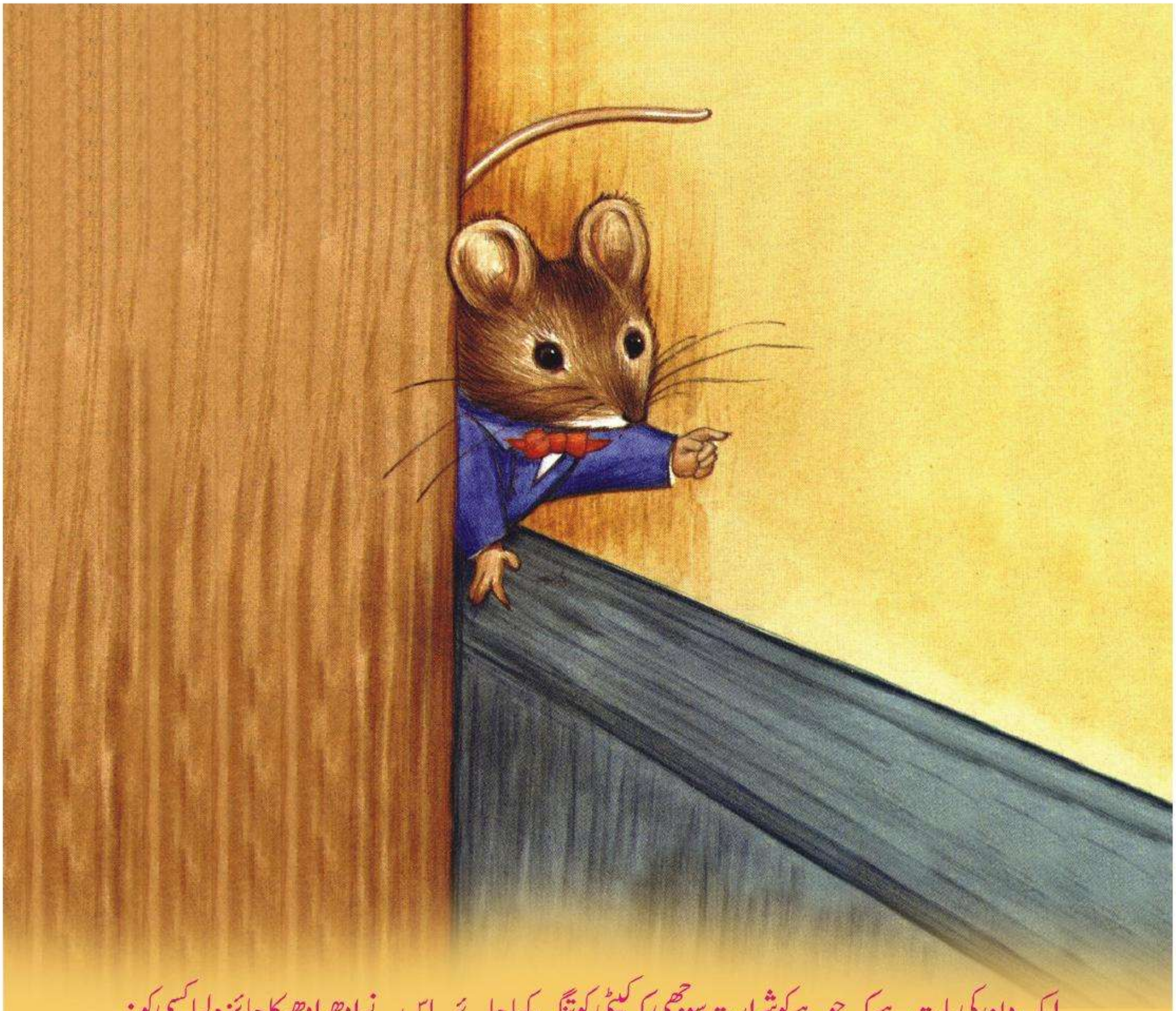

ایک دن کی بات ہے کہ چوہے کو شرارت سوجھی کہ کیٹی کو تنگ کیا جائے۔ اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا کسی کو نہ پا کر وہ چپکے سے کیٹی کے کمرے میں پہنچا۔ اس نے دروازہ کھول اندر جھانکا تو اسے کیٹی اپنے نرم و ملائم بستر پر لیٹی دکھائی دی۔ چوہے نے ہلکی سی سیٹی بجائی' وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیٹی کتنی گہری نیند سو رہی ہے۔ کیٹی کے کان بڑے تیز تھے اس نے سیٹی کی آواز سنی تو گردن اُٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ وہ چوہے کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ چوہے نے جب اسے بیدار دیکھا تو وہ ہنس کر بولا۔ ''کہتے ہیں کہ بلی چوہے کی دشمن ہوتی ہے اور وہ ایک ہی جست میں اسے دبوچ لیتی ہے۔ مجھے پہلے کسی بلی سے واسطہ نہیں پڑا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ پر جھپٹو...... تاکہ مجھے بلی کے حملے کا اندازہ ہو۔'' کیٹی نے جب سنا تو لاپرواہی سے اپنا سر تکیے پر رکھ دیا۔ اسے چوہوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ چوہے نے جب دیکھا کہ کیٹی نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی ہے تو اسے

بہت تاؤ آیا۔ وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔ ’’میں جانتا ہوں کہ دودھ پینے والی بلیاں پوری طرح سے جوان نہیں ہوتیں، تم بھی شاید ابھی بچی ہی ہو......!‘‘ کیٹی نے جب اپنی تضحیک سنی تو وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے معمولی سے چوہے پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے چوہے کو کڑی تنبیہ کی کہ وہ اس کے جھپٹے سے ذرا اب بچ کر تو دکھائے۔ چوہا کیٹی کا جوش دیکھ کر ہوشیار ہوگیا۔ جونہی کیٹی نے اسے پکڑنے کیلئے چھلانگ لگائی تو اس نے تیزی سے اپنی گردن دروازے کی آڑ میں کر لی اور دروازہ جھٹکے سے بند کر ڈالا۔ کیٹی ہوا میں اُڑتی ہوئی دروازے کے قریب پہنچی تو وہاں چوہے کو نہ پا کر بوکھلا گئی۔ اس نے خود کو سنبھالنا چاہا مگر ناکام رہی۔ ایک زوردار دھماکے سے وہ دروازے کی سخت چوکھٹ سے جاٹکرائی۔ اس کا سر گھوم کر رہ گیا۔ درد کی تیز ٹیس سے اس کی چیخ نکل گئی۔ کیٹی کی چیخ سن کر گھر کے بچے وہاں بھاگے چلے آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ کیٹی اپنا سر پکڑے بیٹھی ہے تو سمجھ گئے کہ اس کے سر پر چوٹ آئی ہے۔ انہوں نے کیٹی کو گود میں اُٹھا کر پیار کیا اور اس کے سر کو سہلانے لگے۔ کچھ ہی دیر میں

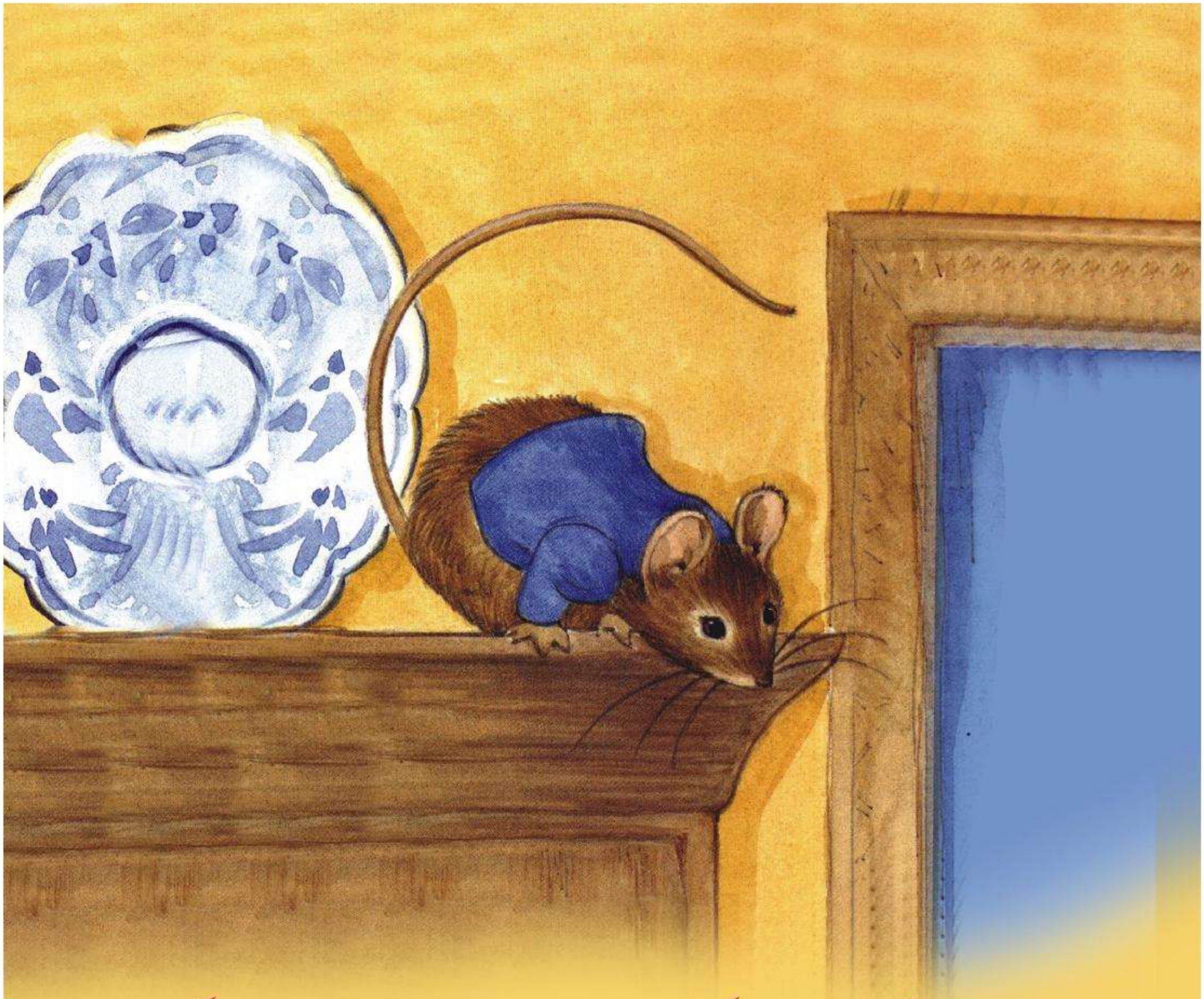

بچوں کی ممی وہاں پہنچ گئی۔ بچوں نے جب کیٹی کی چوٹ کا ممی کو بتایا تو ممی نے ایک رومال بچوں کو دیا کہ کیٹی کے سر پر باندھ دیں۔ ممی نے کیٹی سے چوٹ کا پوچھا تو اس نے چوہے کے بارے میں بتایا۔ ممی نے کیٹی سے کہا کہ چوہے بڑے تیز رفتار ہوتے ہیں مگر بلی سے زیادہ نہیں، کیٹی کو جو چوٹ لگی ہے اس کی ذمہ دار وہ خود ہے کیونکہ اگر وہ سستی کا شکار نہ ہوتی تو چوہے اس کے ہاتھ بچ کر نکل نہیں سکتا تھا اور بالفرض اگر چوہا بھاگنے میں کامیاب ہو جاتا تو بھی کیٹی خود کو سنبھال کر چوٹ لگنے سے محفوظ رکھ سکتی تھی۔ سستی کے باعث وہ نہ چوہا پکڑ پائی اور نہ ہی خود پر قابو رکھنے میں کامیاب ہو سکی۔ کیٹی کو خود محسوس ہوا کہ ساری غلطی اسی کی ہے اگر وہ خود کو سستی کی عادت نہ ڈالتی تو چوہا اس کے ہاتھوں سے نکل کر جا ہی نہیں سکتا تھا۔ اس نے سب سے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ سستی سے کام نہیں لے گی۔ کیٹی کا وعدہ کوئی بھروسے والا نہیں تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ کیٹی کو جو عادت پڑ چکی ہے وہ اتنی آسانی

سے چھوٹنے والی نہیں ہے۔کیٹی سر پر رومال لپیٹے نرم تکیے پر آرام کر رہی تھی کہ چوہے کی نظر اس پر پڑی، وہ برتنوں والی الماری پر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے کیٹی کے سر پر رومال بندھا دیکھا تو اسے بے حد ترس آیا۔وہ آہستہ سے الماری سے اترا اور کیٹی کے پاس چلا آیا۔کیٹی کی ایک آنکھ کھلی ہوئی تھی جبکہ دوسری رومال کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔کیٹی نے ایک آنکھ سے چوہے کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کا خون کھول اُٹھا۔وہ چوہا نہ صرف اسے چوٹ لگانے کا باعث بنا تھا بلکہ اسی کی بدولت اسے گھر والوں سے اتنی باتیں سننی پڑی تھیں۔چوہا اس کے بالکل قریب آ گیا تھا۔چوہا اس سے پہلے کہ معذرت میں کچھ بولتا۔کیٹی نے اچانک اپنے رومال کو پیچھے کی دھکیلا اور تکیے سے جست لگا کر اس پر جھپٹی۔وہ اسے پکڑ کر مزہ چکھانا چاہتی تھی۔چوہے کو اس بات کا ذرا اندازہ نہیں تھا کہ کیٹی اس پر اچانک حملہ کر دے گی اس لئے وہ ہڑ بڑا سا گیا، اس نے جلدی سے واپس مڑ کو خود کو بچانا چاہا۔وہ

کیٹی کے بے حد قریب تھا اور اس کی ٹانگیں بھی چھوٹی تھیں، وہ زیادہ دور تک بھاگ نہ سکا۔ کیٹی اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگئی۔ کیٹی نے اسے ایک ہاتھ میں پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے سر پر بندھا ہوا رومال اُتارا۔ چوہے چھوٹنے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر کیٹی کی گرفت بڑی مضبوط تھی۔ کیٹی نے اسے رومال میں ڈال کر اچھی طرح باندھ دیا اور اس کی گیند سی بنا ڈالی۔ وہ بندھے ہوئے چوہے کو گیند کی طرح دونوں ہاتھوں میں اچھال کر کھیلنے لگی۔ یہ کھیل بڑے مزیدار تھا۔ اسے خوب مزہ آ رہا تھا۔

اُدھر چوہے کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ جونہی اس کا جسم ہوا میں جھومتا تو اسے سانس لینا دشوار ہو جاتا۔ چوہا بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔ اسے خود کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کی مشکل کیسے نکلا جائے، اچانک اسے اپنے تیز دانتوں کا خیال آیا جن کی مدد سے وہ کتابیں، کپڑے اور سخت اشیاء کتر دیا کرتا تھا۔ اس نے خود کو سنبھالا اور

کوشش کر کے جلدی سے رومال کترنا شروع کر دیا۔اس کی کوشش جلد ہی کامیاب ہونے لگی۔رومال میں اتنا سوراخ ہو چکا تھا کہ باہر کا منظر دے رہا تھا۔باہر کی سب چیزیں گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔چوہے نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کترنے کا کام جاری رکھا۔اُدھر کیٹی چوہے سے بے پرواہ ہو کر گیند سے کھیل کے مزے لے رہی تھی۔جلد ہی چوہا رومال میں اتنا بڑا سوراخ کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس سے باہر نکلا جا سکے۔کیٹی نے جب آخری مرتبہ رومال کی گیند کو ہوا میں اچھالا تو چوہا رومال میں سے چھلانگ لگا کر ہوا میں اُڑتا ہوا دور جا گرا۔چوہے کو گرنے پر چوٹ تو لگی مگر یہ وقت چوٹ محسوس کرنے کا نہیں تھا۔اسے فوری طور پر اپنی جان بچانا تھی، اگر کیٹی اسے دوبارہ پکڑنے میں کامیاب ہو جاتی تو یقیناً وہ دوبارہ بچ نہیں سکتا تھا۔جب خالی رومال ہوا میں لہراتا ہوا کیٹی کے ہاتھوں پر گرا تو وہ حیران و پریشان رہ گئی کہ بندھے ہوئے رومال میں سے

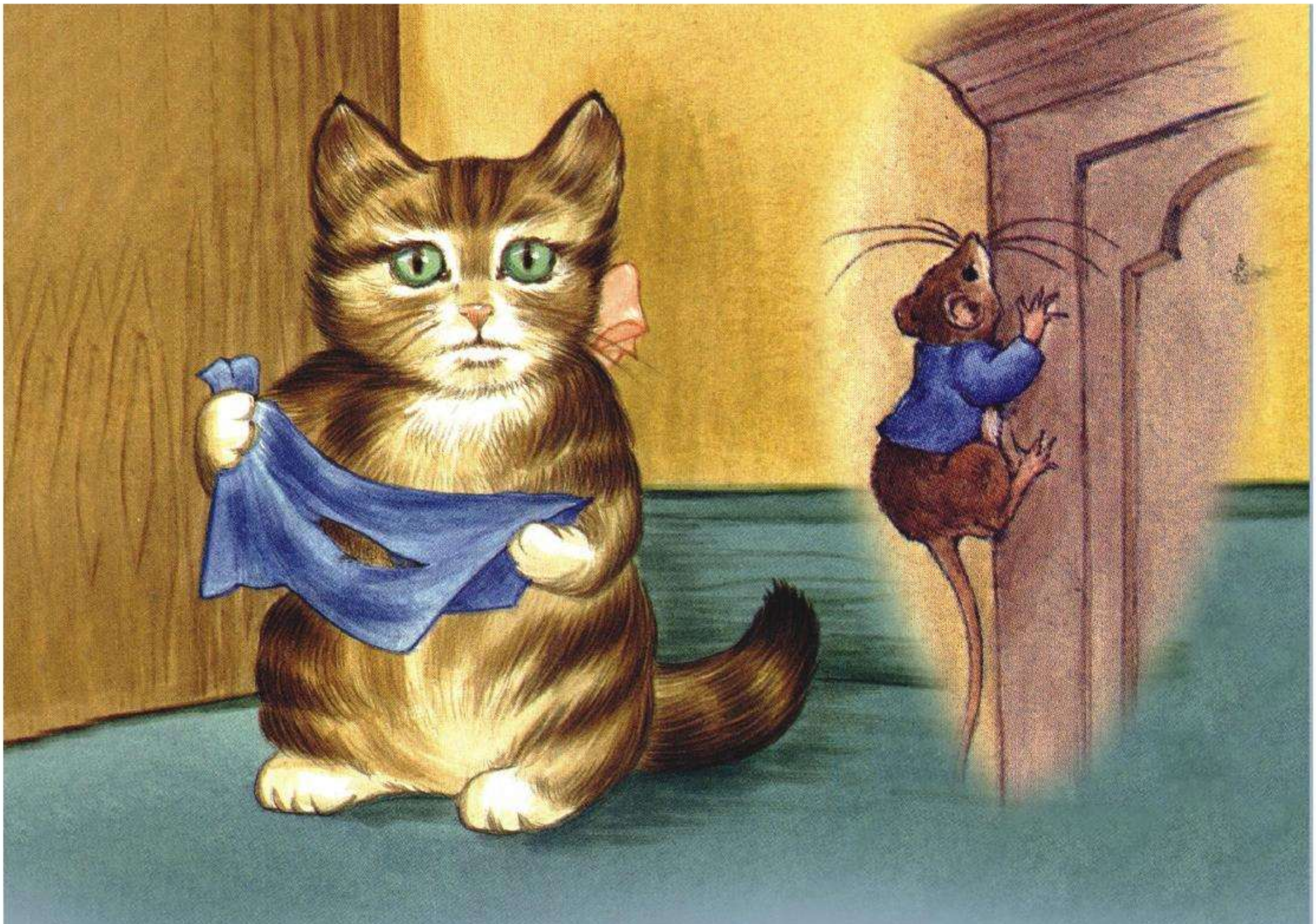

چوہا کیسے نکل گیا؟ اس نے رومال کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھا تو اس کے بیچوں بیچ بڑا سا سوراخ دکھائی دیا' کیٹی سمجھ گئی کہ چوہا موقع پا کر رومال کترنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ کیٹی نے دوبارہ چوہے پر جھپٹا مارا مگر وہ اسے پکڑنے میں کامیاب نہ ہوسکی کیونکہ چوہے کی رفتار بہت تیز تھی اور کیٹی اپنی سستی کی وجہ سے ناکام رہ گئی تھی۔ چوہا ایک بار پھر بلند الماری پر جا بیٹھا اور ناچ ناچ کر کیٹی کو چڑانے لگا۔ کیٹی حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی واپس اپنے تکیے پر جا بیٹھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ سستی کی وجہ سے اسے چوٹ لگی' چوہے نے اس کا مذاق اُڑایا' گھر والوں نے اسے کاہل کہا۔ اس کی لاپروائی سے ہاتھ میں آیا ہوا چوہا بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سستی اور لاپرواہی دونوں اچھی عادتیں نہیں۔ کیٹی نے پکا ارادہ کرلیا تھا کہ وہ ہمیشہ کیلئے یہ بری عادتیں چھوڑ دے گی۔

پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

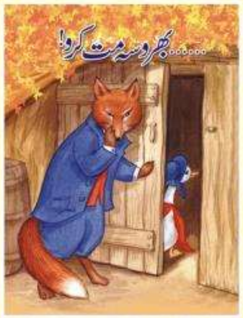

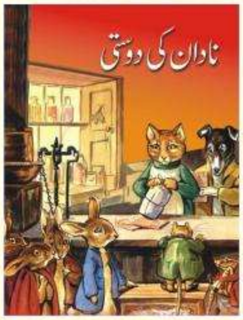

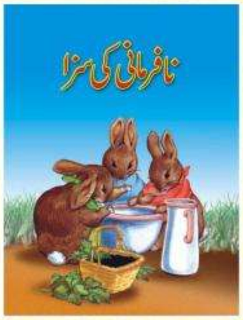

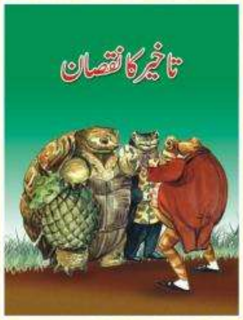

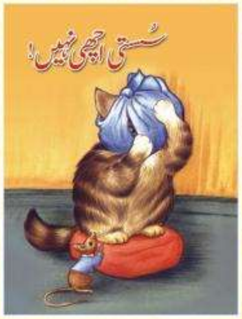

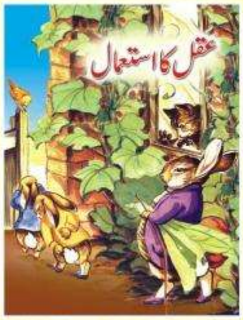

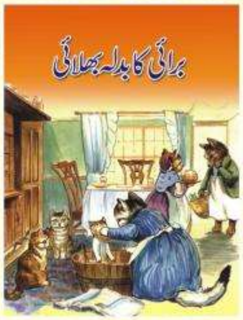

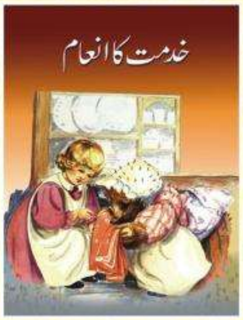

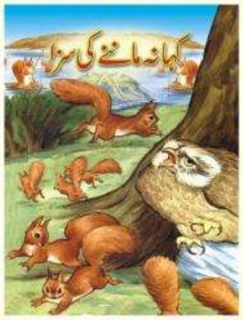

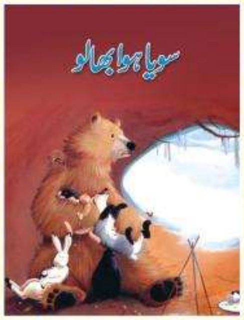

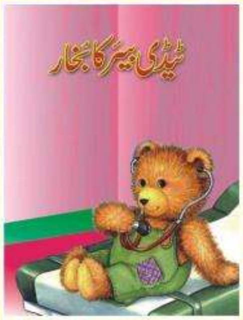

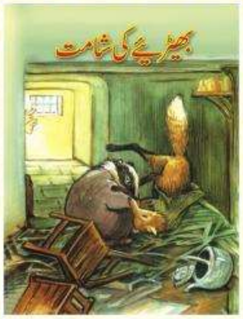

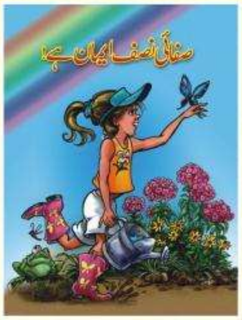

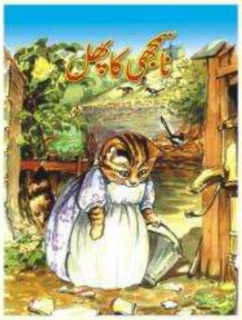

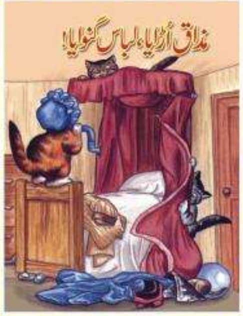

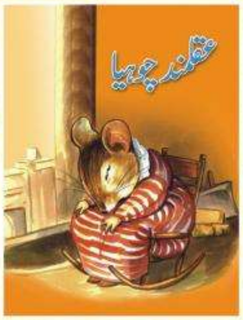

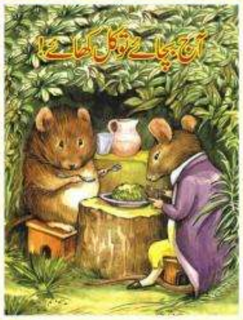

ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعروشاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: **القائم ٹریڈرز**
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934